پروفیسر محمد حمزہ نعیم

رؤیت ہلال، رمضان، عیدین، قربانی اور فریضۂ حج

علمائے اسلام کے نام ایک کھلا خط

بحوالہ موقر روزنامہ ''انصاف'' لاہور 16 جنوری 2000ء صفحہ آخر کالم نمبر 3

محترم مولانا سید عبدالرؤف شاہ صاحب۔ ضلعی خطیب مردان کا ایک بیان چھپا۔ ''ملک میں آئے روز رؤیت ہلال کے مسئلہ پر اختلافات کا واحد حل یہی ہے کہ صوبہ سرحد کے علماء کی تجویز کے پیش نظر سعودی عرب کی سرزمین پر دیکھا جانے والا چاند پاکستان میں بھی تسلیم کر لیا جائے۔''

بجا فرمایا کہ سعودی عرب میں دیکھا جانیوالا چاند پاکستان میں بھی تسلیم کیا جائے مگر کیا وہاں چاند دیکھا بھی جاتا ہے؟ اور ہم پہلے بھی کہتے تھے کہ صوبہ سرحد کے وہ علاقے جہاں پاکستان کے دیگر علاقوں سے ایک دو دن پہلے روزہ اور عید وغیرہ ہو جاتی ہیں وہ سعودی عرب کے نظام رؤیت ہی کی تائید میں ایسا کرتے ہیں اور وہاں کے علماء سر کی آنکھوں سے رؤیت کا اہتمام یا تکلیف نہیں فرماتے۔ جہاں تک سعودی عرب کی بات ہے تو ان کا نظام علمی چاند یعنی نیومون سسٹم کی بنیاد پر ہے جس پر وہ ممکن ہے دو چار شہادتیں بھی طلب کر لیتے ہوں، جو مل جاتی ہوں گی ان تاریخوں میں چاند نہ پاکستان میں نظر آتا ہے، نہ سعودی عرب میں بلکہ اکثر حالات میں پوری دنیا میں چاند سر کی آنکھوں سے نظر آنا ناممکن ہوتا ہے...... یہ صرف گپ شپ نہیں ایک حقیقت ہے...... بندہ ایک طویل عرصہ تقریباً پچیس سال سے ایک وزنی رائے پیش کرتا چلا آیا ہے کہ عرب علماء اور ان کے ہم فکر رؤیت ہلال کے دعویدار تمام عالم اسلام کے علماء اگر چاند دیکھ لیتے ہیں تو آخر وہ پاکستان، الجزائر و دیگر اسلامی دنیا کے مستند و معزز علماء رویت ہلال کمیٹی کے اراکین علماء جو کسی طور متہم نہیں ان کو ایک دو دن قبل نظر آنیوالا چاند دکھا کیوں نہیں دیتے یا ان کو شرعی شہادت پیش کر کے مطمئن کر کے اعلان کیوں نہیں کروا دیتے۔ پاکستان رویت ہلال کمیٹی کے اجلاس پشاور میں بھی ہوتے رہتے ہیں۔ کراچی میں بھی اور مرکزی رویت ہلال کمیٹی کی ذیلی علماء کمیٹیاں ہر ضلعی صدر مقام پر موجود ہیں......... سید عبدالرؤف شاہ صاحب اور ان کے ہم رائے علماء سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ آپ حضرات اپنی پسند کے مطلع پر اپنی پسند کے علاقہ میں رویت ہلال کمیٹی کے علما یا ان کے نامزد کردہ علما کو کسی بھی رمضان، شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ کے چاند کا مشاہدہ کرا دیجئے..... مسئلہ حل ہو جائے گا...... جہاں تک ہمارا مشاہدہ تجربہ اور سر کی آنکھوں سے دیکھنے کا ذاتی تجربہ ہے تو وہ سعودی عرب بمقام مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور صوبہ سرحد کے بعض مقامات کا یہ ہے کہ نہ تو سعودی علماء سر کی آنکھوں سے ہمارے مستند اہل علم و فضل محقق علماء کرام کو ان تاریخوں میں چاند دکھا سکتے ہیں جنہیں وہ اعلان کرتے ہیں اور نہ ہی آپ جیسے معزز علماء مشاہدہ کرا سکتے ہیں۔ ہم لوگ آپ حضرات کی مذہبی حمیت کی تہ دل سے قدر کرتے ہیں مگر معلوم نہیں اس معاملے میں آپ حضرات کو کیا چیز مانع ہے۔ سعودی علماء اور حکام کا نظام تو نیومون والا ہے ان کی شہادت بھی علمی چاند یعنی حسابی چاند کی ہوتی ہے۔ وہ نہ آنکھوں دیکھے چاند کی شہادت طلب کرتے ہیں اور نہ ان کو ایسی ملتی ہے۔ عجیب بات کہ جب چاند کی رویت ممکن ہی نہیں وہ اسے کیسے دیکھ لیں گے...... چاند نظر آنے کے حسابات ہیں جن کو ہمارے محترم و مکرم علماء کرامؒ نے لکھا ہے مثلاً مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ اپنے رسالہ رؤیت ہلال میں لکھتے ہیں۔ کہ چاند کا ہونا ہے کہ آنکھوں سے نظر آئے چاند کا وجود کافی نہیں بلکہ اس کا شہود اور رؤیت

ضروری ہے" ایک اور جگہ اس رسالہ میں لکھتے ہیں۔" اصول رویت کو ترک کرنا اور چاند کے وجود فوق الافق کو اصول بنانا نصوص شرعیہ کے خلاف ہے۔" حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ واضح طور پر لکھتے ہیں" اگر بالفرض ممالک اسلامیہ میں کوئی کام خلاف شرع ہونے لگے تو یہ کونسا شرعی یا عقلی اصول ہے کہ اس کو سند جواز بنا لیا جائے اگر ایسا کیا جائے تو اسلامی شعائر کا خدا ہی حافظ ہے" ...... یہ تو تھے حضرت مفتی اعظم کے علمی ملفوظات مگر ہم اب بھی آپ کے ساتھ ہیں آپ یا سعودی عرب کے علماء ہمیں یعنی ہمارے دوسرے محقق علماء کو جو آپ کے نقطہ نظر سے متفق نہیں ان کو ان تواریخ میں ہلال کا مشاہدہ سر کی آنکھوں سے کرادیں۔ براہ کرام اس معاملے کو سنجیدگی اور خوف الٰہی کے جذبہ سے لیجیے...... تھوڑی سی توجہ فرمائیے ماہرین علوم فلکیہ اس بات پر متفق ہیں کہ سورج گرہن کے لمحات میں چاند پوری دنیا میں کہیں نظر نہیں آسکتا۔ اس چیلنج کو آپ قبول کیجئے آئندہ عیدالفطر پچپن اور چھپن دسمبر 2000ء کی درمیانی رات دس بج کر اکیس منٹ پر سورج گرہن ہے یعنی جہاں سورج ہوگا وہاں گرہن ہوگا اور اس طرح اس رات کو دنیا میں کہیں بھی چاند نظر آنا ممکن نہیں مگر اس سورج گرہن سے بھی پہلے جب ابھی چاند پیدا ہی نہیں ہوا سعودی عرب میں 25 دسمبر سوموار کی شام شب عید کا اعلان کر دیا جائے گا اور 26 دسمبر کو وہاں عیدالفطر ادا کی جائے گی اور شاید آپ کے مذکورہ بالا علاقوں میں بھی منگل 26 دسمبر کو عید کا دن ہوگا...... اور ہلال عید کا حقیقی حال یہ ہے کہ وہ 25 کے بعد 26 کی شام بھی نظر نہ آئے گا بلکہ 27 دسمبر کی شام نظر آئے گا اور حقیقی عیدالفطر 28 دسمبر 2000ء بروز خمیس ہوگی اور ہاں یاد رہے کہ مصری نظام کے تحت شاید 27 دسمبر کو عید ہوگی۔ اور پھر کمال یہ ہے کہ اسلامی ممالک کے سب سے آخری مغربی ملک الجزائر میں بھی نظری رویت کا نظام ہے وہاں بھی عید پاکستان کے مطابق یعنی 28 دسمبر بروز خمیس ہوگی آخر وہ کون سا چاند ہے جو الجزائر میں بھی دو دن بعد نظر آتا ہے اور پاکستان و بنگلہ دیش جیسے مشرقی ممالک میں بھی ...... لیکن سعودی عرب میں دو دن پہلے آکر نظروں میں گھس کر عید کروا دیتا ہے اور مصر میں ایک دن پہلے عید کروا دیتا ہے یہ مسئلہ ہے، نہ سمجھنے کا نہ سمجھانے کا اس طرح ماہ صیام کا حال ہے 26 نومبر 2000ء صبح سوا چار بجے اجتماع شمس و قمر ہے لہذا سعودی عرب میں پہلا روزہ ہوگا 26 نومبر کی شام چاند کی عمر اتنی تھوڑی ہوگی کہ دنیا میں کہیں نظر نہ آئے گا، پھر بھی مصر والوں کو بقول ان کے نظر آجائے گا (جبکہ سعودیہ والوں کو بقول انکے ایک دن پہلے ہی نظر آچکا ہے) 27 نومبر کو مصر میں پہلی رمضان ہوگی جبکہ الجزائر سے پاکستان تک اور پوری دنیا میں چاند 27 نومبر کی شام کو نظر آئے گا۔ اور حقیقت میں 28 نومبر بروز منگل پہلا روزہ ہوگا...... قابل صد عزت و تکریم علمائے کرام! ان لاکھوں قربانیوں کا کیا ہوگا جو دس ذی الحجہ سے ایک دن پہلے ذبح کر دی جائیں گی ان لاکھوں تڑپتے پھڑکتے حاجیوں کا کیا ہوگا جو لاکھوں تمنائیں لیکر زندگی بھر کی آرزوئیں لیکر جائیں گے اور وقوف عرفات 9 ذی الحجہ کی بجائے 7 یا 8 ذی الحجہ کو کروا دیا جائے گا اور ہزاروں لاکھوں افراد کے آخری دو روزوں کو عید کے نام پر ذبح کر دیا جائے گا۔ اس کا حل سوچیے یا معشر العلماء یا ورثۃ الانبیاء! والسلام علیکم

◆ اسلامی سال یعنی قمری ہجری سال میں 354 تا 355 دن ہوتے ہیں سال میں چھ ماہ کم و بیش تیس دن اور باقی انتیس دن ہوتے ہیں آدھے دن کا چاند نظر نہیں آتا وہ اگلے ماہ نصف سے مل کر پورا دن بن جاتا ہے یہ شمس و قمر کا نظام ایک نہایت ہی منضبط اور منظم نظام ہے۔ **ذالک تقدیر العزیز العلیم**

یہ بیں انداز ے اس غلطے والے خوب علم والے کے اس مختصر مضمون میں رجب سے شوال ۱۴۲۱ھ کی رویت ہلال کے امکانات کا ذکر کروں گا۔

سورج اپنے محور کے گرد گھومتے ہوئے تقریباً ۳۶۵ دنوں میں چکر پورا کر کے اپنے اسی نقطہ پر پہنچ جاتا ہے

جہاں سے چلا تھا۔ اللہ نے بارہ برج بنائے ہیں یا بارہ ماہ کہہ لیجئے۔ سورج ہر برج کا فاصلہ تقریباً تیس دن میں اور چاند تقریباً ۲/۱ - ۲ دن میں طے کرتا ہے اس طرح چاند اپنی تیز رفتاری کے باعث سورج کو کم از کم بارہ دفعہ کراس کر جاتا ہے اسی کو ہم بارہ ماہ کہتے ہیں اور یہ قمری سال کہلاتا ہے چاند جو ہر دفعہ سورج سے قِران کر کے ایک لمحہ بعد آگے بڑھتا ہے اسی کو سائنسی زبان میں یا علم فلکیات کی زبان میں نیومون New Moon کہتے ہیں عربی یا اسلامی انداز میں یہ عام طور پر چاند کی ۲۸ تاریخ ہوتی ہے اور یہی وہ دن ہوتا ہے جب دنیا میں کہیں بھی چاند نظر آنا ممکن نہیں ہوتا سورج گرہن بھی انہی اوقات میں لگتا ہے دوسرے الفاظ میں عید کا چاند تو سال بھر میں نظر آہی جاتا ہے ۲۸ کا چاند کبھی نظر نہیں آتا ہندی سوچ کے مطابق اس کو "اوماوس" بابرکت وقت کہتے ہیں جو حقیقی نقطہ قران یا اس کے فوری بعد کا وقت ہوتا ہے اور ہندو نظریہ کے مطابق یہ بابرکت مختصر وقت کوئی سعید روح ہی حاصل کر پاتی ہے۔ "اوماوس" سے اگلے روز دوج لگتی ہے۔ یعنی چاند کی دوسری شمار ہوتی ہے حالانکہ انسانی آنکھ اسے پہلی بار دیکھتی ہے.........حدیث پاک کی رو سے رویت ہلال یعنی سر کی آنکھوں سے چاند کا نظر آنا ہی پہلی تاریخ کہلاتا ہے.......... مغربی سائنسی نقطہ نظر بھی اس ہندو نظریہ کی مطابقت کرتا ہے اور اس نیومون یعنی اجتماعی شمس و قمر کو چاند کی پہلی شمار کر لیا جاتا ہے.......... مگر افسوس بہت سے مسلم عرب ممالک بھی جدت پسند بنتے بنتے مغربی یورپی نظریہ کی نقالی میں یا ہندو نظریہ کی پیروی میں اجتماع شمس و قمر ہی کو پہلی شمار کرنے لگے ہیں۔ حالانکہ فرمان نبوی واضح ہے کہ چاند آنکھوں سے نظر آئے تو روزہ رکھو اور آنکھوں نظر آئے تو عید کرلو.......... بہرحال یہی ایک نکتہ ہے جسے عام مسلمان نہیں سمجھ پاتے اور یہ کہتے سنے جاتے ہیں کہ عرب ممالک میں چاند ایک دو دن پہلے آجاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چاند نہیں آتا نیومون آتا ہے چاند تو عام طور تمام جگہوں پر ایک ہی دن آتا ہے۔ نیومون یعنی نقطہ قران سے جب چاند گزرتا ہے تو اس کے بیس تیس گھنٹے بعد ہی یہ رویت کے قابل ہوتا ہے۔ اس سے پہلے قطعاً نہیں۔

اس کے ثبوت میں اب ہم رجب سے شوال ۱۴۲۱ھ تک چار مہینوں کے امکانات کا حساب لکھ دیتے ہیں تاکہ قارئین واضح طور پر اسے سمجھ سکیں۔ یہ ایک حسابی جائزہ ہے اسمیں علم غیب یا سائنسی بھول بھلیوں کی کوئی بات نہیں ۲۸ ستمبر ۲۰۰۰ء کو فجر سے پہلے تقریباً ایک بجے شمس و قمر ایک نقطہ فلک پر مجتمع ہوں گے شام تک چاند کی عمر صرف اٹھارہ گھنٹے ہوگی نظر آنا ناممکن ہے ۲۸ ستمبر کی اگلی شب سوا گیارہ بجے چاند طلوع ہوگا ۲۹ ستمبر کی شام چاند کی عمر تقریباً ۴۲ گھنٹے ہوگی یہی رجب کی پہلی شب ہوگی گویا ۳۰ ستمبر کو یکم رجب الم جب ہو گی جبکہ دوسری طرف سعودی عرب میں ۲۸ ستمبر کو پہلی رجب یعنی نیومون بوقت نصف شب کو ہی یکم شمار کر لیا جائے گا مصر میں ۲۹ ستمبر کو پہلی شمار ہوگی.......... اب اکتوبر میں ۲۷ تاریخ کو بعد دوپہر ایک بجے نیومون ہو گا تو سعودی عرب اور مصر دونوں نظاموں میں ۲۸ اکتوبر کو پہلی شعبان شمار کیا جائے گا۔ جبکہ چاند اگلے روز ۲۸ اکتوبر کی دوپہر طلوع ہو کر ۲۹ کی شام کو بعمر ۲۹ گھنٹے نظر آئے گا اور ۲۹ اکتوبر کو حقیقی پہلی شعبان ہو گی..... .... پھر ۲۶ نومبر قبل فجر سوا چار بجے قران شمس و قمر ہوگا۔ اسے سعودی نظام میں ۲۵ نومبر کی شام سے پہلی تراویح شمار کر لیا جائے گا۔ مصری نظام میں شاید ۲۶ نومبر کی شام شب تراویح ہوگی۔ جبکہ حقیقی پہلی شب رمضان کی ۲۷ نومبر ہوگی کیونکہ ۲۶ نومبر کی شام چاند کی عمر ساڑھے تیرہ گھنٹے ہوگی۔ جو رویت کے لئے قطعاً ناکافی ہوگی۔ چاند ۲۷ نومبر کی صبح پانچ بج کر بیس منٹ پر طلوع ہوگا اور سورج یعنی دن کی روشنی کی وجہ سے نظر نہ

آ ئے گا۔ اور جیسے ہی سورج شام کو پونے چھے بجے غروب ہوگا اور چاند کی عمر ساڑھے سینتیس گھنٹے چاند واضح طور پر نظر نواز ہوگا اس طرح پاکستان اور الجزائر میں رمضان کی پہلی شب اور ۲۸ نومبر ۲۰۰۰ء کو بروز منگل پہلا روزہ ہوگا............اب آئیے ہلال عید کا ذکر ہوجائے۔ ۲۵،۲۶ دسمبر کی درمیانی رات ساڑھے دس بجے اجتماع شمس و قمر سے یہی وقت سورج گرہن کا بھی ہے۔ پوری دنیا میں چاند سر کی آنکھوں سے دیکھنا ناممکن ہے مگر ہندی اور یورپی نقطہ نظر میں یہی ساڑھے دس بجے شب پہلی شمار ہوگا۔ اور جدت پسند عرب ممالک یعنی سعودی عرب اور ان کے نقطہ نظر کے حامی حلقوں میں قران نیرین سے ساڑھے چار گھنٹے قبل ہی رؤیت ہلال کا اعلان ہوجائے گا۔ اسے رویت علمی تو کہا جاسکتا ہے رویت نظری ہرگز نہیں مگر جنگی صدی اور جن کی ہزاری صفر سے شروع ہوتی ہے ان کی پہلی تو یہی ہوگی جن کی گنتی ایک سے شروع ہوتی ہے یعنی صفر عدم اور ایک وجود کا نام ہے سعودی عرب اور ان کے نظریاتی حامی علاقے ۲۶ دسمبر ۲۰۰۰ء کو عید منا بیٹھیں گے اور چند اماموں ان کی عید سے اگلی شام یعنی ۲۶ دسمبر کی شام کو بھی نظر نہیں آئیں گے۔ کیونکہ چاند کی عمر ساڑھے سترہ گھنٹے ہوگی اور اس عمر میں پوری دنیا میں چاند نظر نہیں آسکتا۔ البتہ ۲۷ دسمبر کی شام چاند کی عمر بیالیس گھنٹے کے قریب ہوگی تو چاند بہت واضح نظر آئے گا اس طرح ۲۸ دسمبر ۲۰۰۰ عید الفطر کا مبارک دن ہوگا۔

علمائے کرام سے درخواست ہے اور پھر دیگر اہل علم مخلص مسلمانوں سے کہ ہمارے دیئے گئے ان حقائق کو خوب پرکھیں اگر یہ مضمون کسی طرح سعودی عرب کے اہل علم تک پہنچ جائے تو وہ حضرات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے معروف پہاڑوں جبل عمر، جبل ابی قبیس جبل نور اور جبل احد پر جا کر صاف ترین مطلع میں بہترین نظر والے احباب کی موجودگی میں چاند کو ہر تین تاریخوں میں تلاش کریں پہلے دونوں میں کسی چاند کو تلاش نہ کرپائیں گے میں نے احباب کے ساتھ خود جبل احد اور فاران کی چوٹیوں پر چاند خصوصاً عیدین کے چاند کو ڈھونڈا ہے تو مذکور بالا نتائج ہی ملے ہیں۔

علماء محققین سے عاجزانہ مخلصانہ درخواست ہے کہ وہ اس مسئلہ پر غور کریں اور احقاق الحق کی منزل میں مدد دیں۔ علمائے کرام سے سُنا ہے کہ ذی الحجہ کی دس کو جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے نو کو نہیں مگر یہاں تو آٹھ اور نو ذی الحجہ کو لاکھوں قربانیاں کر دی جاتی ہیں جانور ذبیحہ تو حلال ہوں گے مگر کیا وہ قربانی کہلاسکتی ہے اور نبی پاک نے ۹ ذی الحجہ کو وقوف عرفات کیا ہے کیا کسی عالم نے مذاہب اربعہ میں سے آجتک ۸ ذی الحجہ کو وقوف عرفات کا جواز کا فتویٰ دیا ہے؟ اور اب تو سالہاسال سے یہ ہورہا ہے ہزاروں لاکھوں قربانیاں اور حج کے ہدایا کس کھاتے میں جارہے ہیں؟ اور لاکھوں تڑپتے پھڑکتے لبیک پکارنے والوں کا حج کس کھاتے میں جارہا ہے۔ اور آخری دو روزوں کو عید کے نام پر ذبح کیا جارہا ہے۔ تو مشق ناز کر خون دوعالم میری گردن پر

اے کاش علمائے امت مل بیٹھ کر اس معاملے پر صرف لوجہ اللہ غور فرمالیں جزاکم اللہ خیراً (نقشہ ہمراہ حاضر ہے۔)

ماخذات: اس مضمون میں مندرجہ ذیل کتب وغیرہ سے استفادہ کیا گیا۔ 1۔ برنی روزانہ کوائف گائیڈ 2000ء 2۔ برنی تقویم 2000ء۔ 3۔ سردار عالم جنتری 2000ء۔ 4۔ زنجانی جنتری 2000ء۔ 5۔ "رویت ہلال" مصنفہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ 6۔ ماہنامہ بینات کراچی نومبر 1984ء 7۔ الفرقان لکھنؤ 1984ء 8۔ رسالہ رویت ہلال جناب ضیاء الدین لاہوری 9۔ روحانی دنیا کراچی 10 مضامین قومی اخبارات سالہائے گذشتہ

نقشہ رویتِ ہلال سعودی، مصری اور پاکستانی نظام رویت ہلال رجب 1421ھ سے شوال 1421ھ تک کے کوائف

شمس و قمر کے اجتماع کی تاریخ اور وقت قِران	غروب شمس تک چاند کی عمر تاریخ اور وقت غروب	آئندہ غروب شمس تک چاند کی عمر تاریخ اور وقت غروب	طلوع قمر، تاریخ اور وقت یعنی اس وقت اگر غروب شمس ہو تو ہلال نظر آئے	قمری مہینے کی پہلی تاریخ مسیحی مہینے کی کس تاریخ کو ہوگی۔	دیگر تقابلی کوائف	پاکستان میں اس مہینے کے کتنے دن ہوں گے
28 ستمبر 2000ء ـ 0052 بجے قبل فجر (28،27 ستمبر کی درمیانی رات)	28 ستمبر 2000ء غروب شمس 18:25 بجے شام نئے چاند کی عمر 17 گھنٹے 35 منٹ (ناقابل رویت)	29 ستمبر 2000ء غروب شمس 18:25 شام نئے چاند کی عمر 41 گھنٹے 35 منٹ (چاند خاصی بلندی پر ہو سکتا ہے)	28 ستمبر 2000ء رات 11 بجکر 20 منٹ (نصف شب کا وقت ہے لہذا رویت نہیں ہو سکتی)	30 ستمبر 2000ء کو اوّل رجب 1421ھ	سعودی نظام کے مطابق 28 ستمبر کو پہلی رجب۔ مصری نظام میں 29 ستمبر کو اور الجزائر و پاکستان میں 30 ستمبر کو پہلی رجب ہوگی۔	رجب 29 دن
27 اکتوبر 2000ء بوقت ایک بجے دن	27 اکتوبر 2000ء غروب شمس 17:57 شام نئے چاند کی عمر صرف پانچ گھنٹے (ناقابل رویت)	غروب شمس 17:57ھ 28 اکتوبر 2000ء نئے چاند کی عمر 29 گھنٹے (رویت کا واضح امکان موجود ہے)	28 اکتوبر 2000ء دوپہر 12 بجکر 40 منٹ (دوپہر کا وقت ہے) غروب کے وقت ہلال نظر آئے گا۔	29 اکتوبر 2000ء کو اوّل شعبان المعظم 1421ھ	سعودی نظام میں 28 اکتوبر کو مصری نظام میں بھی 28 اکتوبر کو الجزائر اور پاکستان میں 29 اکتوبر کو پہلی شعبان ہوگی۔	شعبان [illegible] دن
26 نومبر 2000ء بوقت 4:12 بجے قبل فجر	26 نومبر 2000ء غروب شمس 17:45 شام نئے چاند کی عمر ساڑھے تیرہ گھنٹے (رویت کے امکانات ناپید)	27 نومبر 2000ء غروب شمس 17:45 شام نئے چاند کی عمر ساڑھے سینتیس گھنٹے (واضح رویت ہوگی۔)	27 نومبر 2000ء صبح 5 بجکر 20 منٹ (شام رویت ہوگی اور بعد شام یعنی عشاء کے وقت تراویح کا عمل ہوگا	28 نومبر 2000ء کو اوّل رمضان (گذشتہ شب سے تراویح شروع ہیں)	سعودی نظام میں 26 نومبر کو، مصری نظام میں 27 نومبر کو اور الجزائر و پاکستان میں 28 نومبر کو پہلا روزہ ہوگا۔	رمضان المبارک 30 دن
25 دسمبر 2000ء بوقت 22:23 بجے قبل نصف شب (26،25 دسمبر کی درمیانی رات)	26 دسمبر 2000ء غروب شمس 17:54 بجے شام نئے چاند کی عمر ساڑھے انیس گھنٹے (بیس گھنٹے سے کم عمر کا چاند ناقابل رویت ہوتا ہے)	27 دسمبر 2000ء غروب شمس 1 :54 بجے شام نئے چاند کی عمر تقریباً چوالیس گھنٹے (چاند بڑا ہوگا ایسے لگے گا کہ دوسری کا ہے)	27 دسمبر 2000ء بوقت تقریباً نصف شب یعنی بعد نصف شب چالیس منٹ گذرنے پر مگر مغرب کا وقت نہیں لہذا نظر نہ آئے گا۔	28 دسمبر 2000ء کو اوّل شوال عید الفطر مبارک	سعودی نظام میں 25 دسمبر کو، مصری نظام میں 26 دسمبر کو اور الجزائر و پاکستان میں 28 دسمبر کو عید الفطر ہوگی۔	